رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE AL FAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ: محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۳۲ | مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ٹانگ کے درد میں خدا کے فضل سے تکلیف بہت کم ہے۔ مگر پیچش کی شکایت ابھی کچھ باقی ہے۔

۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ میاں عبد السلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا نکاح جناب چودہری ابو الہاشم صاحب ایم اے انسپکٹر سکولز بنگال کی لڑکی محمودہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ ساری جماعت کی طرف سے ہم خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

امریکہ میں اشاعت اسلام

احمدیہ مسجد ۔ مخلصوں کی جماعت

چندہ اور نو مسلم

عاجز شہر شکاگو میں اپنے ایک ذاتی کام کی خاطر آیا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب جیسا انسان احمدیہ جماعت کو عطا کیا۔ جن کو موجودہ زمانہ کا خالد کہنا بے جا نہ ہو گا۔ ان کی دو سالہ جدو جہد کا یہ ثمر نکلا۔ کہ آج تک قریباً تین صد انسان تثلیث کو خیرباد کہہ کر کامل مذہب اسلام کے پیرو بن گئے۔ دوم انہوں نے رسالہ "مسلم سن رائز" جاری کر دیا۔ مجھے وہ زمانہ خوب یاد ہے۔ جن دنوں میں حضرت مفتی صاحب مسلم سن رائز کے پہلے پرچہ کے لئے مضامین تیار کر رہے تھے۔ ان دنوں میں انہیں انجمن کی طرف سے کئی ماہ سے خرچ نہ ملا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کسی نہ کسی طرح پرچہ شائع کر دیا۔ جو کہ اب باقاعدہ چل رہا ہے پھر ان کے دل میں ایک مسجد کے لئے ایسی تڑپ تھی جو کہ بیان سے باہر ہے۔ گذشتہ سال میں نے ان کی دو تین نوٹ بکیں دیکھیں اور ان کے پہلے صفحوں پر ذیل کی عبارت ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی پائی "یا اللہ تو مجھے ایک مخلص جماعت عطا فرما جو کہ تیری عبادت کرنیوالے ہوویں۔ اور ایک میگزین اپنے کامل مذہب اسلام کی اشاعت کے لئے چھپوانے کی طاقت دے۔ اور ایک مسجد بنوانے کی توفیق دے۔ جس میں تیرے نام کی پرستش کی جاوے" یہ ان کے دل میں ایک ایسی تمنا تھی جس کے لئے

وہ ہر مجرد خاؤں میں لگے رہتے تھے۔ اور اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے انہیں یہی ایک آرزو بے چین کئے رہتی تھی۔ آخر وہ وقت آگیا۔ کہ قادر خدا نے اپنے صادق مجاہد کی ہر خواہش کو پورا کر دیا۔ مسجد پر دو مینار اور ایک بڑا گنبد بھی بنوایا گیا مسجد کے نیچے والے حصہ میں دفتر و رہائش کی جگہ ہے۔ اس شہر میں قریباً ۱۵ نومسلم احمدی ہیں۔ اور یہ نہایت ہی مخلص جماعت ہے۔ میں ان کا اخلاص دیکھ کر بہت ہی حیران ہوں کیونکہ مغربی اقوام خصوصاً امریکن لوگوں میں ایسے اخلاص و محبت کی رُوح کا پیدا ہونا بھی ایک معجزہ ہے۔

آج اتوار کا روز تھا۔ اور بہت زور کی بارش شروع تھی اور ۸ بجے شام کے جلسہ کا پروگرام تھا۔ یہ شہر اسقدر پھیلا ہوا ہے۔ کہ جماعت کے لئے ایک جگہ اکٹھا ہونا از حد مشکل امر ہے۔ اور امید نہ تھی کہ ایسی سخت بارش میں کوئی صاحب تشریف لائیں۔ مگر اسلام کے شیدائیوں کی ایک جماعت وقت معین پر جمع ہو گئی۔ اور جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے پیشتر حضرت مفتی صاحب نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ اور لوگوں کو نماز کا سبق مع انگریزی ترجمہ کے پڑھایا گیا۔ بعد ازاں جماعت کو اسلامی احکام کی تشریح کر کے سنائی گئی۔ سلسلہ سوال و جواب جب ختم ہوا۔ تو برادر یعقوب صاحب نے کہا

"Dr. Sadiq, I have converted a new man last night, to our movement - although it was very very hard to convert him, but I have converted him."

ڈاکٹر صادق۔ میں نے گذشتہ رات ایک شخص کو اپنے سلسلہ میں داخل کیا۔ اگرچہ اس کو نومسلم بنانا بڑا مشکل کام تھا لیکن میں نے اسکو مسلمان کر ہی لیا۔

یہ شخص قریباً ایک سال سے احمدی ہے۔ اور بہت ہی مخلص اور جوشیلا مبلغ ہے۔ اور ہر ہفتہ کسی نہ کسی کو احمدی بنا لیتا ہے جلسہ کے اختتام پر ایک جنٹلمین و لیڈی حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ شہر سینٹ لوئیس جس کی آبادی قریباً دس لاکھ ہے۔ اسمیں بھی ایک کافی جماعت جو کہ قریباً ساٹھ ستر آدمیوں کی ہے قائم ہو گئی ہے۔ اسمیں بھی ایک جوشیلا مبلغ ہے۔ جو کہ تبلیغ اسلام میں لگا رہتا ہے اور اسکا اسلامی نام شیخ احمد دین ہے۔

اس جلسہ کے علاوہ حضرت مفتی صاحب نے Church of God میں بھی ایک لیکچر صبح بارہ بجے دیا۔ جس کو سنکر سامعین نے اظہار مسرت کیا۔ یہاں ہفتہ میں دو مرتبہ احمدیہ جماعت کا جلسہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے مغربی دنیا میں اسلام کا بیج بویا گیا۔ اور مسلم سن رائز بھی نکل آیا۔ انشاء اللہ وہ وقت قریب ہے۔ کہ جب وہ اپنی نورانی شعاعوں سے تمام مغربی دنیا کو منور کریگا۔

خاکسار محمد یوسف خان آف جہلم از شکاگو ۹/۲۲ - ۱۰

رپورٹ صیغہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از ۱۱- اکتوبر سنہ ۲۲ء تا ۱۷ اکتوبر سنہ ۲۲ء)

آمدہ مہمانان اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل نئے مہمان تشریف لائے (۱) الٰہی بخش صاحب (۲) رحمت علی صاحب پھیرو چیچی ضلع گورداسپور (۳) حافظ اللہ دتا صاحب (۴) فضل الٰہی صاحب تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ (۵) جناب عزیز محمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ڈیرہ غازیخان (۶) محمد ملوک صاحب تاجر (۷) عبدالرزاق صاحب - نیٹور (بجنور) (۸) خیر محمد صاحب تالی ضلع گورداسپور (۹) سلطان احمد صاحب ضلع گجرات (۱۰) آبا صاحب بکھن والہ ضلع گورداسپور (۱۱) محمد دین صاحب چھینا ضلع گورداسپور (۱۲) سراج الحق صاحب پٹیالہ (۱۳) حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ (۱۴) قائم الدین صاحب (۱۵) حافظ حسین بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور (۱۶) بابو فضل احمد صاحب راولپنڈی (۱۷) غلام رسول صاحب (۱۸) احمد دین صاحب (۱۹) ابراہیم صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات (۲۰) میاں بوٹا صاحب پھیرو چیچی ضلع گورداسپور (۲۱) محمد حسین صاحب بٹ معہ اہلیہ - نیروبی افریقہ (۲۲) محمد اسمٰعیل صاحب غوری (۲۳) فضل الرحمٰن صاحب (۲۴) محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۲ (۲۵) محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۳ (۲۶) محمود صاحب (۲۷) عبدالرقیب صاحب (۲۸) بی۔ کرشن سوامی ہندو - یادگیر - ریاست حیدر آباد دکن (۲۹) سلطان علی صاحب (۳۰) علی بخش صاحب پھیرو چیچی (گورداسپور) (۳۱) محمد اسمٰعیل صاحب کاٹھ گڑھ (۳۲) نور محمد صاحب (۳۳) میاں رحمت اللہ صاحب بنگہ ضلع جالندھر (۳۴) عطا محمد صاحب گِل منج (گورداسپور) (۳۵) پیر الدین صاحب - تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور (۳۶) نور الدین صاحب - لودہ دان ریاست کشمیر (۳۷) میاں غلام محمد صاحب - سیکھواں (گورداسپور) (۳۸) الٰہی بخش صاحب معہ اہلیہ و لڑکا - ڈسکہ - ضلع سیالکوٹ (۳۹) جلال الدین صاحب گِل منج ضلع گورداسپور (۴۰) چوہدری کرم الٰہی صاحب کمبوہ ضلع شیخوپورہ (۴۱) غلام علی صاحب (۴۲) غلام محمد صاحب (۴۳) عنایت علی صاحب (۴۴) محمد علی صاحب (۴۵) علم دین صاحب - پھیرو چیچی - ضلع گورداسپور (۴۶) فضل الدین صاحب معہ یک کس - پیرو شاہ (گورداسپور) (۴۷) مہر الدین صاحب دوبرجی ضلع گورداسپور (۴۸) بشیر محمد صاحب بیری (گورداسپور) (۴۹) حق نواز صاحب - بگول ضلع گورداسپور۔

خرچ اجناس آٹا گندم ۱۴ من پختہ - دال نخود ۲۳ آثار پختہ دال ماش ۲۵ آثار پختہ - دال مونگ ۱۴ آثار پختہ روغن زرد ۱۰ آثار پختہ۔ چاول ایک من ۱۷ آثار پختہ - چینی ۱۰ آثار پختہ

دیگر اخراجات ان مذکورہ بالا اجناس کے علاوہ دودھ گوشت ایندھن مصالحجات - مٹی کے تیل - سٹیشنری وغیرہ وغیرہ پر جو نقد رقم اس ہفتہ خرچ ہوئی ہے وہ ۲۸۱ روپے ہے

لنگر خانہ سے کھانا کھانیوالوں کی تعداد اس ہفتہ کی صبح و شام چودہ وقتوں میں پرانے اور نئے مہمان ملا کر کل کھانا کھانیوالوں کی تعداد ایک ہزار سات سو چوراسی ہے

ضروریات لنگر خانہ اس کام کے لئے حافظ سید عبد الحمید صاحب تاجر سنوری نے جو آجکل یہاں تشریف رکھتے ہیں دس روپیہ عنایت فرمائے ہیں۔ سید محمد اسحٰق - قادیان

رپورٹ صیغہ محاسب اور بیت المال

(۱۲- اکتوبر تا ۱۸- اکتوبر سنہ ۲۲ء)

اس ہفتہ کی آمد ۹-۱۴-۲۳۳۷ ہے۔ اس میں ۲۶۶ روپے ۹ ر چندہ خاص ہے۔ اور ایک سو روپیہ جناب ممتاز علی خان صاحب جنوں کی طرف سے امداد رسالہ مسلم سن رائز ہے۔

چندہ عام کی رفتار بہت کم ہو رہی ہے۔ جماعت سیالکوٹ کی طرف سے ۲۰۴ روپے چندہ آیا ہے۔ جو اس رقم میں شامل ہے۔ باقی انجمنوں کی طرف سے ابھی تک چندہ نہیں پہنچا۔ احباب کی توجہ درکار ہے۔ محمد اشرف - محاسب صدر و بیت المال قادیان

الفضل
(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء

زمانہ حال کے مُصلح کے متعلق فیصلہ کا آسان طریق

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین
اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق و حکمت کا فیصلہ فرما اور تو بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔

ہر صدی میں مجدد

چونکہ تمام دُنیا جانتی ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کی کیسی خطرناک حالت ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے۔ تو کیوں خدا تعالیٰ اس کی حمایت کے لئے کسی عظیم الشان انسان کو کھڑا کر کے اس کی حفاظت نہیں کرتا۔ اس کے جواب میں ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ بے شک اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے۔ اور اسی لئے اس کا یہ وعدہ بھی ہے۔ کہ جب کبھی اسلام پر تاریکی کا زمانہ آئیگا۔ تو وہ اپنی طرف سے ایک خاص شخص کو کھڑا کر کے ازسرنو اس کو روشن کر دیگا۔ جس کے ثبوت میں ہمارے سرور انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کریگا۔ جو ان کے لئے اُن کا دین تازہ کریگا۔

موجودہ صدی کا مجدد

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے شروع میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کھڑا کیا۔ آپ کی بعثت کا اصل مقصد یہی تھا کہ اسلام کے متعلق بدظنیاں دُور کی جائیں۔ اور اس کی خوبیاں ظاہر کی جائیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کی جائے خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونیوالے خاص اور عظیم الشان مجدد کا یہی کام ہوتا ہے۔ جو آپ نے بخوبی کیا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے ذریعہ قائم شدہ سلسلہ کا یہی کام ہے کہ سچے اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ اور تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو۔ اسی مقصد کو لیئے وہ دُنیا کے کونوں میں پہنچ گئے ہیں۔ اور دن رات اسی کام میں مصروف ہیں۔ خواہ کیسا ہی سخت مخالفت ہو۔ مگر اس بات کا انکار ہرگز ممکن نہیں۔

پس تمام مسلمانوں کو چاہیئے تھا کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتے اور اسلام کی حمایت کے لیئے اس کی نازل کی ہوئی نعمت کی قدر کرتے اور تصدیق کرتے اور اس واجب الاطاعت امام کا لشکر بن کر تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت کے کام میں لگ جاتے۔ کیونکہ یہی ایک طریقہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے مسلمان تمام دنیا پر غالب ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح سے کل جہان میں اسلام کی ترقی و شان و شوکت ظاہر ہو سکتی ہے۔ اور اس کے سوائے دوسری باتوں کے پیچھے پڑنے سے اسلام کی ترقی ہونے کا خیال ہرگز ممکن نہیں۔ بلکہ سراسر نادانی ہے۔ مگر افسوس بہت تھوڑے لوگوں نے اس کو سمجھا۔ اور اکثروں نے اس کی مخالفت کی۔ اور ایسے مقدس بزرگ کو کافر دجال قرار دیکر بڑے بڑے فتوے شائع کئے۔ (نعوذ باللہ) کیونکہ حضرت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔

وفات مسیح

مُسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسد عنصری زندہ بیٹھے ہیں۔ اور وہی آسمان سے اُتر آوینگے۔ حالانکہ ان کو قرآن شریف کی تیس ۳۰ آیات سے ثابت کر کے دکھلایا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور وہ ہرگز واپس نہیں آسکتے۔ ہاں آنیوالا مسیح اسی اُمت محمدیہ میں سے ایک فرد ہو گا۔ اور وہ مسلمانوں کا امام ہو گا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ یعنی تمہارا کیا حال ہو گا۔ اسوقت جبکہ ابن مریم تم میں نازل ہو گا۔ اور وہ تم میں سے ہی تمہارا امام ہو گا۔ (صحیح بخاری)

مخالفین مسیح موعود کی افسوسناک حالت

چونکہ اس زمانہ میں عیسائی مذہب کا بہت زور ہے۔ اور وہ اسلام پر تاریکی کا پردہ ڈالکر حق کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام کی توہین اور بہت خرابی ہو رہی ہے۔ اسی لیئے اس چودھویں صدی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونیوالے مجدد یا امام کے لئے یہ مقدر تھا کہ وہ عیسائیت کا ابطال کرے۔ اور ان کو اسلام کی طرف بلائے۔ اور وہ مسیح موعود کے نام سے مشہور ہو۔ چنانچہ وہ آنیوالا اس صدی میں آیا۔ اور بموجب حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسر صلیب اور قتل خنزیر کر کے دکھلایا۔ مگر مسلمان ابھی تک غلط عقیدے پر اڑے رہے۔ اور ان کے علماء ان کو راہ راست پر آنے سے روکنے کے لئے اور ان کو غلط فہمی میں اور زیادہ مبتلا کرنے کے لئے اس کے خلاف غلط باتیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنے غلط خیالات شریعت سے ثابت کرنے کے لئے اسلام کے عظیم الشان نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصل عربی الفاظ کاٹ کر اپنی طرف سے غلط الفاظ داخل کر کے رسول اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جس کا ایک نمونہ اس ملک میں دیکھ لیجئے۔ سکندرآباد دکن کی جماعت اہل حدیث نے ایک اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں یہ لکھا ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء۔ (صحیح بخاری) اب ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ من السماء صحیح بخاری میں نہیں ہے۔ اگر وہ ہم کو صحیح بخاری میں سے من السماء دکھلا دیں۔ تو ہم ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر کئی بار مطالبہ کرنے پر بھی وہ نہ بتلا سکے اور نہ بتلا سکتے ہیں۔ نہ وہ اپنی دھوکا بازی کو قبول کرتے ہیں۔ بلکہ اسی اشتہار کی خوب اشاعت کرنے کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ احمدیوں کے خلاف کچھ بھی غلط سلط لکھو۔ کوئی پُرسش نہیں کریگا۔ لیکن خیر دو دن۔ مرنے کے بعد ان ظالموں کو سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا کرنے کا اور لوگوں میں غلط فہمی پھیلانے کا اور حق کی راہ میں روک ہونے کا مزہ ضرور بالضرور ملیگا۔

دس ہزاری چیلنج

آج چھ ۶ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ خاکسار نے انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن کے سالانہ جلسہ کے موقع پر حضرت مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا تھا جس میں اس بات پر زور دیا تھا کہ جبکہ اسلام میں یہ بات مسلم ہے کہ ہر صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے عظیم الشان شخص کا ظہور ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ اصل

کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ اسلام کی ایسی عظیم الشان خصوصیت ہے۔ جو اور کسی مذہب میں پائی نہیں جاتی۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خاص شخص دین کی تجدید کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ہرگز جھوٹے دعوے نہیں کرتا۔ تو وہ تمام لوگ جو حضرت مرزا صاحب کے دعوے کو غلط قرار دیتے ہیں۔ وہ بتلائیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے سوا وہ کون صادق شخص ہے۔ جس نے اس حدیث شریف کے مطابق اس صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر ظاہر ہو کر دین اسلام کو از سر نو تازہ کیا۔ اور اس کے ذریعہ قائم شدہ سلسلۂ اسلام کی شان و شوکت دنیا میں آشکار کرنے کے کام میں دن رات معروف ہے۔ اگر ایسا کوئی شخص ملتا ہے۔ تو کیا اس کے قائم مقام کو پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم سے دس ہزار روپیہ انعام لو۔ یہ چیلنج اُردو عربی۔ انگریزی وغیرہ زبانوں میں بار بار شایع کیا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو حق کے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی جرأت نہ دی۔ یہ کیسی صاف بات ہے۔ جو ایک موٹی عقل کا شخص بھی بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب ایسی بات ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث شدہ بزرگ ہونے میں شک ہی کیا رہا۔ اگر اب بھی منکرین مخالفین اپنی ضد پر اڑے رہیں۔ اور حق نہ سمجھیں تو ان کی مرضی۔

فیصلہ کا ایک اور طریق

ہاں ایک اور تجویز ہے۔ کہ جس سے اس بات کا کہ کون حق پر ہے۔ اور کون باطل پر۔ فیصلہ واضح طور پر ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ حضرت مرزا صاحب کے منکرین اور مخالفین میں سے پانچ عالم فاضل مشہور علماء کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ قسمیہ یہ ظاہر کریں۔ کہ ہم نے عبد اللہ الہٰ دین کی طرف سے شائع شدہ ایک چیلنج درباره امام زمان نامی دس ہزار روپیہ والا انعامی رسالہ پڑھا۔ ایک بار نہیں۔ بلکہ تین بار غور سے پڑھا ہے۔ اسمیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث شدہ مجدد قرار دیا گیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ اور جناب مرزا صاحب کو مسیح موعود و مہدی معہود نبی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ جس کے ثبوت میں قرآن شریف کی آیات و حدیث اور عقلی و نقلی دلائل دئے گئے ہیں مگر ہم کامل الیقین سے کہتے ہیں۔ کہ یہ سب غلط ہیں۔ اور دھوکہ بازی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ہمارا اب بھی یہ کامل یقین ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب ہرگز اس چودھویں صدی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث شدہ مجدد نہیں ہیں۔ اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات شدہ ہیں۔ بلکہ وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ اور تاہنوز اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اُتریں گے۔ اور ایسے مہدی کا ظہور ہوگا۔ جو اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے اسلام کو دنیا میں پھیلائے گا۔ اگر ہمارے یہ عقائد خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف و صحیح احادیث کے خلاف ہیں۔ اور جناب مرزا غلام احمد صاحب کے تمام دعوؤں ہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک سچے ہیں۔ تو ہم دُعا کرتے ہیں کہ یا اللہ تو ہم پانچوں پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر موت وارد کر۔ یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر۔ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے۔ کہ ہم حق کے مقابلہ میں ایک روک ہیں۔ جس کی ہم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا ملی۔ اس طرح سے منکرین اور مخالفین حضرت مرزا صاحب ایک جلسہ میں دُعا کریں۔

احمدی علماء کی حلف

اسی جلسہ میں ہمارے پانچ احمدی علماء بھی ان کے مقابلہ میں قسمیہ یہ ظاہر کرینگے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی اس چودھویں صدی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث شدہ مجدد ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک وفات شدہ ہیں۔ اور وہ ہرگز بجسد عنصری آسمان پر اُٹھائے نہیں گئے۔ اور نہ وہ آسمان سے اُتریں گے بلکہ اسی اُمت میں سے مسیح موعود کا ظہور مقدر تھا اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہی ہیں۔ اور یہی مہدی بھی ہیں۔ جنھوں نے اشاعت اسلام صلح پسند طریق سے کی ہے۔ نہ کہ تلوار کے زور سے۔ اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ کہ ہمارے سردار انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے۔ اس لئے وہ نبی اللہ بھی ہیں۔ اور آخر میں یہ دُعا کرینگے۔ کہ یا اللہ اگر ہمارے یہ عقائد تیرے نزدیک جھوٹے ہیں۔ اور قرآن شریف و صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور منکرین و مخالفین حضرت مرزا صاحب کے عقائد تیرے نزدیک سچے ہیں۔ تو ہم پانچوں پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر موت وارد کر۔ یا کسی اور ایسے عذاب میں مبتلا کر جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے۔ کہ ہم حق کے مقابلہ میں گمراہی پھیلاتے تھے جس کی ہم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا ملی۔ پھر دنیا دیکھ لیگی کہ وہ سمیع و علیم۔ بصیر و قادر خدا حق و باطل کا کس طرح فیصلہ کرتا ہے۔

ہماری غرض

الغرض ہماری اس تمام کارروائی کا اصل مقصد اور مدعا یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اسلام کی حمایت کے لئے جس مقدس بزرگ کو مبعوث کیا ہے۔ اس کے متعلق مسلمانوں کے دلوں سے بدظنیاں دور ہو جائیں تا وہ مخالفت ترک کر کے ہم میں مل جائیں۔ اور پھر ہم سب اس مقدس انسان کی تعلیم کے مطابق سچے اسلام کی خوبیاں غیر اقوام کے لوگوں کو سمجھا کے دشمنان اسلام کو بھی اسلام کے غلام بنائیں جس طرح کہ ہمارے احمدی مبلغین ہندوستان کے علاوہ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا میں اس کام کے لئے دن رات لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام کی شان و شوکت ظاہر ہو جائے۔ آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار۔ عبد اللہ الہٰ دین۔ سکندر آباد دکن۔

اذان میں رکاوٹ ڈالنے والے سکھوں کو نصیحت

کیسے تعجب اور حیرانی کی بات ہے کہ وہی سکھ صاحبان جو گوردواروں پر قبضہ کرنے کی خاطر گورنمنٹ کے قوانین کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا رہے ہیں انہی کی طرف سے بعض مقامات میں مسلمانوں کو اذان دینے سے بھی روکا جاتا ہے۔ اگر سکھ صاحبان کا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ وہ اپنے مذہب کی خاطر گوردواروں کی اصلاح کے سلسلہ میں تکالیف اٹھا رہے ہیں تو انہیں خود بھی دوسروں کے مذہبی احساسات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرنی چاہیئے جو دوسروں کو مذہبی فرائض کی ادائگی سے روکتی ہو۔ کیا سکھ صاحبان سکھ روزانہ اخبار "ہنٹر" (۱۱۔ اکتوبر) کی اس نصیحت کو آویزۂ گوش بنائینگے:۔ "تعلیم یافتہ سکھوں کا یہ کام ہونا چاہیئے کہ دیہات کے غیر تعلیم یافتہ سکھوں کو سمجھائیں۔ اور انکو اذان میں رکاوٹ ڈالنے سے روکیں۔ اذان کے معانی عبادت کیلئے لوگوں کو طلب کرنے کے ہیں۔ مسلمان توحید پرست قوم ہے۔ تو اس صورت میں اذان سے سکھوں کو بُرا نہ منانا چاہیئے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۱ ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

دشمن کے حملے کا جواب ہونا چاہیئے

"ہفوات المسلمین" کے نام سے ایک کتاب نظر پڑی۔ ایک شیعہ شخص نے لکھی ہے۔ جو بہت ہی ناپاک اور نہایت ہی گندی کتاب ہے۔ جس میں اصحاب کبار۔ اور امہات المومنین اور نبی کریم کے متعلق احادیث کے معنے بگاڑ بگاڑ کر اور کلام کو اپنے محل سے ہٹا کر اپنی گندی فطرۃ کا اظہار کیا ہے۔ مصنف نے یہ کتاب حیدر آباد میں شائع کی تھی۔ جسے حضور نظام نے قیام امن کے لئے ضبط کر کے تلف کر دیا ہے۔ مگر اس کے بہت سے نسخے پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ گئے ہیں۔ اس کتاب کی ضبطی کے متعلق حضور نے فرمایا۔ کہ اس کا اثر طبائع پر اچھا نہیں ہوگا۔ لوگ یہی کہینگے کہ جواب نہ بن پڑا۔ چاہیئے تھا۔ کہ صیغہ امور مذہبی کو اس کے جواب کی طرف توجہ دلائی جاتی۔

(۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

ہفوات المسلمین کا جواب مسیح موعودؑ کے اصول کی پابندی سے ہو سکتا ہے

فرمایا۔ میں نے "ہفوات المسلمین" کتاب پڑھی۔ بعینہٖ "امہات المومنین" (جو عیسائیوں کی ایک کتاب ہے جس میں نبی کریمؐ کی ازواج مطہرات اور حضور علیہ السلام کے مقدس کیرکٹر پر فحش الزامات عائد کئے ہیں۔) کی دوسری شکل ہے۔ لفظ کچھ ہوتے ہیں اور ان کے معانی بگاڑ کر مطلب کچھ سے کچھ نکالا ہے۔ اور عجیب طریق پر گالیاں دی ہیں۔ اہلحدیث دیکھئے اس کا جواب کس طرح دیتے ہیں۔ اور احادیث کی حفاظت کس طرح کرتے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس کا جواب اور اہل سنت کا بچاؤ۔ اگر شیعوں کے اس حملے سے ہو سکتا ہے تو صرف اس اصل کے ذریعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احادیث کے متعلق مقرر فرمایا ہے۔

فرمایا۔ مولوی فضل الدین صاحب نے بتایا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو جواب شروع کیا ہے وہ یونہی ادھر ادھر کی باتیں ہیں۔ جس انداز کے معترض کے سوال ہیں ویسے جواب نہیں۔ فرمایا مولوی ثناء اللہ صاحب کبھی اصول مقرر کر کے گفتگو نہیں کرتے اور نہ کبھی معیار مقرر کرتے ہیں کہ صداقت کے یہ معیار ہیں۔ ہمیشہ ادھر ادھر کی باتیں کیا کرتے ہیں۔

(۱۷ ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

ڈگلس صاحب سے ملاقات کا ذکر

فرمایا آج دو خط ایسے آئے ہیں۔ جن میں ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کی تعریف کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک مولوی مبارک علی صاحب کا ہے۔ جس میں انہوں نے ڈگلس صاحب سے گفتگو اور ملاقات کا حال لکھا ہے۔ جو ایک زمانہ میں گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر تھے اور ان کی عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پادریوں کے لگائے ہوئے الزام سازش قتل سے بریت ہوئی تھی۔ پھر وہ پورٹ بلیر (کالے پانی) میں کمشنر ہو گئے تھے۔ وہیں سے پنشن یاب ہو کر ولایت گئے ہیں۔

فرمایا۔ انہوں نے اس بات پر حیرت ظاہر کی کہ "غلام احمدؑ" کا سلسلہ یہاں لنڈن تک پہنچ گیا۔ اور ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے جو ان کے زمانہ کمشنری میں پورٹ بلیر میں ہیڈ ماسٹر ہو گئے تھے۔ ان کے متعلق کہا۔

He is a good Teachar but
he is a fanatic

یعنی "وہ استاد تو اچھے ہیں مگر مذہبی دیوانے ہیں"۔ اور ایک احمدی نے لکھا ہے کہ یہاں تو ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جیسا مبلغ چاہیئے جو ہر وقت تبلیغ میں لگا رہے۔ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ دوست و دشمن ایک شخص کی مذہبی سرگرمی کے متعلق ایک ہی سی رائے دیں۔

(۱۸ ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

جرمنی سے صاحب استطاعت احباب کو فائدہ اٹھانا چاہیئے

جرمنی کی موجودہ حالت اور وہاں کے علوم کے ذکر میں فرمایا۔ اس وقت لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور وہاں جا کر علمی علوم سیکھنے چاہئیں۔ مجھے اسحاق صاحب نے (احمدی طالب علم جو جرمن میں گئے ہوئے ہیں۔) لکھا ہے کہ یہاں پر تیس روپیہ ماہوار میں گذارہ ہو سکتا ہے۔ آجکل یہاں بھی بعض لڑکے پچاس پچاس روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ ۲۵ اور ۳۰ روپے تو بالعموم سب ہی کرتے ہیں۔

ہندوستانی طلباء کا مطمح نظر

چوہدری فتح محمد صاحب نے عرض کیا کہ ہندوستانی طلباء تو فلاسفی وغیرہ پڑھتے ہیں۔

فرمایا چونکہ اس سے تنخواہیں بڑی بڑی ملتی ہیں۔ اس لئے وہ ان علوم کو پڑھتے ہیں۔ ہندوستانیوں کی غرض تو پڑھنے سے ملازمت ہوتی ہے۔ علوم کے لئے کم پڑھتے ہیں۔ ان کے سامنے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ کھائینگے کیا۔

مغربی موجدوں کی حالت

فرمایا۔ مغربی موجدوں کے متعلق پڑھا ہے کہ انہوں نے بالعموم غربت میں زندگی بسر کی ہے۔ جس شخص نے ٹیلیگراف ایجاد کیا ہے وہ تمام عمر لوہار کا کام کرتا رہا۔ جب اس نے یہ ایجاد کی۔ تو لوگوں نے اسکو بڑا بڑا معاوضہ پیش کیا۔ کہ وہ اس کا طریق بتا دے۔ لیکن اس نے ان کو یہی کہا۔ کہ میں جس کے کارخانہ میں کام کرتا رہا اور جو مجھے اس کام میں لگے رہنے کے لئے فرصت دیتا تھا۔ اسی کو بتاؤنگا۔ چنانچہ اس کو بتایا اور وہ کروڑپتی ہو گیا۔

مسٹر بوس کی ایجادات

فرمایا۔ ایک بنگالی مسٹر بوس نے اپنے علم کے ذریعہ ساری دنیا سے اپنا سکہ منوا لیا ہے۔ اس نے یہ بات ثابت کی ہے۔ کہ درختوں میں بھی احساس ہے۔ وہ بھی مضر اور مفید چیزوں کا احساس رکھتے ہیں۔ خوشی اور رنج سے حصہ لیتے ہیں۔ ان میں بخل وغیرہ اخلاق ہوتے ہیں۔ اس نے یہ بھی ثابت کیا ہے۔ کہ درخت چلتے ہیں۔ اور اپنی حد کے اندر حرکت کرتے ہیں۔ اور ایسے آلات اس نے ایجاد کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ یہ باتیں ثابت ہو گئی ہیں۔ ابھی درختوں میں دو تین اخلاق کا ہی پتہ لگا ہے۔ اس نے دعوٰی کیا ہے۔ نباتی اور انسانی حیات ایک ہی ہے۔ اس سے "گھاس" اور "ماس" کا سوال بھی حل ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی خدا تعالیٰ کی قدرت ہے۔ کہ یہ ایک ہندو ہی کے ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ اس نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ اندھیرا ایک نسبتی امر ہے۔ چنانچہ اس کا اس نے تجربہ کر کے دکھایا۔ ایک موٹی کئی ہزار صفحات کی کتاب کو لیمپ کے سامنے رکھا۔ اور آلے کے ذریعہ دکھایا کہ شعاعیں اس کتاب کے اندر سے پھوٹ پھوٹ کر دوسری طرف نکل رہی تھیں۔

اخلاقی گناہوں کا جسمانی علاج

پھر ایک اور ذکر میں فرمایا میں نے ایک لیکچر کے دوران میں کہا تھا کہ بہت سے اخلاقی گناہ ہیں۔ جن کی اصلاح جسمانی علاج کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ پیغامیوں نے اس پر بہت ہنسی اڑائی تھی۔ میرے پاس گو اس کے اور بھی ثبوت ہیں۔ لیکن میں نے اب پڑھا ہے۔ کہ امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے بھی لکھا ہے۔ کئی گناہوں کا علاج جسمانی علاج کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

(۱۹ر ستمبر ۲۲ء بعد نماز عصر)

غیر احمدی بچے کا جنازہ

ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ غیر مبائع کہتے ہیں۔ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا۔

اس کے متعلق فرمایا۔ جس طرح عیسائی کے بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ جس طرح ایک غیر احمدی کے بچے کے متعلق امکان ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بڑا ہو کر احمدی ہوتا اسی طرح کا امکان ایک عیسائی کے بچے کے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔

تبلیغ دین میں چھوٹے بڑے کا سوال نہیں

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے نے اس اشتہار کا مضمون پیش کیا۔ جو بٹالہ کے غیر احمدیوں کی انجمن "شباب المسلمین" کی دعوت کے جواب میں لکھا گیا اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ یہ کس کی طرف سے شائع ہو۔ آیا قادیان کی لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے یا ناظر تالیف و اشاعت کی طرف سے فرمایا۔ تبلیغ دین میں چھوٹے بڑے کا سوال نہیں ہوتا اگر ایک چوڑھا بھی جو بہت بڑی حالت میں ہو۔ ہم سے کچھ سمجھنا چاہیے تو ہم اس کو سمجھائیں گے۔ اور یہ جو ہم غیر احمدیوں کو ان کے اس مطالبہ پر کہ جماعت احمدیہ کا امام خود بحث کے لئے آئے۔ کہا کرتے ہیں کہ اپنے خلیفہ کو بلاؤ یہ اس لئے کہ وہ لوگ چونکہ سمجھ نہیں سکتے۔ کہ بحث و مباحثہ میں پڑنے سے ہمارے کاموں میں کس قدر روکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ورنہ چھوٹے بڑے کا سوال نہیں۔

کمزوری کا اظہار

پھر چوہدری فتح محمد صاحب سے فرمایا کہ مصباح الدین ولایت پہنچ گیا ہے۔ اس قسم کے خطوط کو پڑھ کر جن میں سردی یا سفر کی تکلیف کو بیان کیا جائے۔ یورپین لوگ تو ہنس پڑیں۔ کہ یہ کس قدر کمزور قوم ہے فرمایا جہاز کے سفر کے متعلق میرا تو یہی تجربہ ہے کہ ایک پیٹ خالی نہیں رہنا چاہیے۔ دوسرے پھرتے رہنا چاہیے۔ دو تین دن کے بعد seasickness کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

(یکم اکتوبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

لاہور میں تبلیغ

شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر۔ لاہور سے دریافت فرمایا۔ کہ لاہور میں تبلیغ کا جو سلسلہ جاری ہوا تھا۔ وہ جاری ہے۔ یا نہیں۔ شیخ صاحب نے عرض کیا۔ کہ انفرادی تبلیغ ہوتی ہے۔

فرمایا۔ انفرادی تبلیغ کا کیسے پتہ لگ سکتا ہے۔ وہاں ہماری جماعت کے تین۔ سو کے قریب آدمی ہیں۔ مگر سالہا سال سے وہاں کا ایک بھی آدمی سلسلہ میں داخل نہیں ہوا۔

(۲ر اکتوبر ۲۲ء بعد نماز ظہر)

ترکوں میں تبلیغ

چوہدری فتح محمد صاحب نے ایک ذکر کے دوران میں عرض کیا۔ کہ ترکوں وغیرہ میں تبلیغ زیادہ مشکل نہیں۔ کیونکہ جن ترکوں سے ملاقات ہوئی ہے۔ عموماً ان میں تعصب کم پایا گیا ہے۔

فرمایا۔ تبلیغ کہیں بھی مشکل نہیں۔ بجز ہندوستان کے۔ ہندوستان میں یہ وہم ہے کہ ہم واقف ہیں۔ اور یہی وہم رکاوٹ کا باعث ہے۔

اسی ذکر میں چوہدری صاحب نے ایک مشہور اور عالم ترک کا ذکر کیا۔ جو ایک خاص فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ اس سے جب گفتگو ہوئی تو اس نے کہا۔ ہم اولیاء اور مجددین امتہ محمدیہ کو انبیاء بنی اسرائیل سے افضل مانتے ہیں۔ یہ مجھے دریافت کرنے کا خیال نہ آیا۔ کہ سب ترکوں کا خیال یہ ہے۔ یا اسی فرقہ کا جس سے وہ تعلق رکھتا ہے۔ اس فرقہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت علی باقی تینوں خلفاء سے افضل تھے۔

فرمایا۔ شیعوں کا یہ اعتقاد ہے کہ ائمہ انبیاء سے افضل تھے۔ وہ ان کو کبھی براہ راست خدا سے کلام کرنے والا مانتے ہیں۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہے کہ نبوت سے امامت کا درجہ اعلیٰ ہے۔

(۲ر اکتوبر ۲۲ء بعد نماز عصر)

درس قرآن کے بعد دعا

جناب چوہدری فتح محمد صاحب نے ایک مقام کے متعلق عرض کیا کہ وہاں سے خط آیا ہے کہ درس قرآن کریم کے بعد (جس کا سلسلہ اب شروع ہوا ہے) جب دعا کی جاتی ہے۔ تو بعض دعا کرتے ہیں۔ اور بعض معترض ہیں۔ اور اس کو بدعت کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ہر روز درس کے بعد دعا کرنا یہ کوئی مسنون طریق نہیں۔ ہاں اگر قرآن کریم ختم ہو۔ یا کوئی اور خصوصیت ہو۔ یا کوئی خاص موقع دعا ضروری ہو۔ تو دعا کرنا جائز ہے۔

اس پر ایک صاحب نے عرض کیا۔ کیا درس کے بعد ہر روز دعا کرنا گناہ ہے۔ فرمایا۔ جتنی بدعتیں ہوتی ہیں۔ وہ نیکیاں ہی سمجھی جاتی ہیں۔ کنچنیاں نچانا بدعت نہیں۔ بلکہ بدی ہے۔ مگر بدعت جو ہوتی ہے وہ بدی نہیں ہوتی۔ وہ عبادات اور اعمال نیک ہی ہوتے ہیں۔ مگر جب ان کو شریعت کا خاص حکم یا عمل قرار دیا جاتا ہے۔ تو وہ گناہ ہو جاتے ہیں۔

میرا مطلب یہ ہے کہ جتنی بدعتیں ہیں۔ وہ ثواب ہی کی نیت سے کی جاتی ہیں۔ مگر وہ نیکی نہیں ہوتیں۔ مثلاً خیرات کرنا نیکی ہے لیکن ایسے طریق پر تقسیم کرنا کہ وہ ایک مسئلہ بن جائے۔ اور وہ شریعت کا مسئلہ نہ ہو۔ بدعت ہو جاتا ہے۔

جو کام نیکی کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ مگر شریعت اس کا حکم نہیں دیتی۔ وہ بدعت ہے کھانا وقت مقرر کر کے خاص طریق پر کھلانا بدعت ہے۔ مگر دوستوں کی دعوۃ بدعت نہیں۔ کیونکہ بدعت وہی ہے جو ثواب کی نیت سے نیکی سمجھ کر کوئی کرتا ہے۔ اور جس کام میں خواہ کوئی دنیاوی فائدہ ہو یا نہ ہو۔ بلکہ یونہی اس کا کرنا لازمی سمجھتا ہے۔ وہ رسم ہے۔ اور رسموں کو بھی اسلام مٹانا چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ ایسی قیدیں پیدا کرتی ہیں جو منع ہیں۔

محرم کے خاص کھانے

ایک صاحب نے سوال کیا سنی لوگ محرم کے دنوں میں خاص قسم کے کھانے وغیرہ پکاتے اور آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ یہ بھی بدعت ہیں اور ان کا کھانا بھی درست نہیں۔ اور اگر ان کا کھانا نہ چھوڑا جائے۔ تو وہ پکانا کیوں چھوڑنے لگے۔ بارہ وفات کا کھانا بھی درست نہیں اور گیارہویں تو پورا شرک ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وما اھل بہ لغیر اللہ یہ بھی

ان میں داخل ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ پیر صاحب کے نام پر جانور پالتے ہیں ؂

فرمایا :- حضرت صاحب کے ابتدائی زمانہ میں ایک شخص غلام نبی نام جو یہیں پاس ہی کے رہنے والے تھے۔ اور وہابی تھے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب لوگوں میں نماز جمعہ کا کم رواج تھا۔ اور جمعہ کے ساتھ احتیاطی بھی پڑھ لیتے تھے۔ ایک مسجد میں حضرت صاحب گئے۔ اور آپ نے جمعہ پڑھا۔ میاں غلام نبی نے چار رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے ان سے پوچھا۔ میاں غلام نبی یہ چار رکعتیں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا۔ جی احتیاطی ہے۔ آپ نے کہا کہ تم تو ان کے قائل نہیں ہو۔ انہوں نے کہا کہ قائل تو اب بھی نہیں ہوں۔ یہ تو اس لئے پڑھی ہیں۔ کہ حنفی نہ ماریں۔ یہ مار سے بچنے کی احتیاطی ہے ؂

(۵- اکتوبر ۱۹۲۳ء - عصر)

بیعت

مستری برہان الدین صاحب کھگوی ڈاک خانہ جھنگ ضلع جھنگ۔ کیمل کور ۵۱ راولپنڈی

(۶- اکتوبر ۱۹۲۳ء - عصر)

بیعت خلافت کی ضرورت

ایک صاحب کی طرف سے سوال پیش کیا گیا کہ وہ کہتے ہیں۔ جب مان لیا کہ آپ سچے خلیفہ ہیں۔ تو پھر بیعت کی کیا ضرورت ہے؟

فرمایا :- ایسے امور جن کا عقائد کے لئے ماننا ضروری ہے۔ ان میں سے ملائکہ بھی ہیں۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کو مان لینا کافی ہے۔ اور جو لوگ واقف نہیں کہ فرشتوں کے کیا کام ہیں۔ اور ان پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے۔ اور ان سے تعلق کی کیا ضرورت ہے ان کے لئے صرف یہی ہے کہ ان کو مان لیا جائے۔ لیکن بعض اس قسم کی چیزیں ہیں۔ کہ ان پر ایمان کے ساتھ ان کے احکام کے مطابق اعمال بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کو ماننا ایک علیحدہ فعل ہے۔ اور اس کے احکام پر عمل کرنا دوسرا فعل ہے۔ اگر ایک شخص خدا تعالیٰ کو مان لیتا ہے۔ تو وہ ایک حصہ کو مکمل کرتا ہے۔ جس کا اسکو ثواب ملیگا۔ اور اگر دوسرے حصہ کو پورا کریگا۔ تو اس کا علیحدہ ثواب ہوگا۔ صرف خدا تعالیٰ کے ماننے میں ایمانی عمارت کا ایک حصہ بن جائیگا۔ مگر عمارت نامکمل رہیگی۔ اسی طرح رسول کا ماننا ایک کام ہے۔ اور اس کے احکام کے مطابق اعمال کرنا دوسرا کام ہے۔ اور ان دونوں کا ثواب ہے۔ انبیاء کے لئے محض ماننے میں بھی ثواب ہے۔ اور ایمان جب عمل کے ساتھ مل جائے۔ تو پھر اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے پس بعض ایسی چیزیں ہیں کہ ان کا ماننا مستقل ایک فعل ہے۔ لیکن خلفاء کا وجود ایسا نہیں کہ ان کا محض ماننا کسی ثواب کا موجب ہو۔ ان کا ماننا تو اسی لئے ہوتا ہے کہ وہ سلسلہ کو قائم رکھتے ہیں۔ اور اس کا انتظام کرتے ہیں۔ اور یہی ان کی ضرورت ہے۔ اور اسی لئے ان کی بیعت کی جاتی ہے۔ خلفاء کے ماننے کا عقیدہ علیحدہ عقیدہ نہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ۔ رسل۔ کتب۔ قیامت وغیرہ عقائد ہیں۔ اور ان کا ماننا ضروری ہے۔ خلفاء کا ماننا ایسے عقائد میں سے نہیں۔ بلکہ خلیفہ کا ماننا اس لئے ہے۔ کہ سلسلہ کا انتظام قائم رہے۔ یہ کہنا کہ بغیر بیعت ہی کے خلیفہ جو کہے۔ مان لینگے۔ صحیح نہیں۔ اس طرح اول تو خلیفہ کو یہ کیسے پتہ لگ سکتا ہے کہ فلاں شخص اپنے دل میں یہ ارادہ رکھتا ہے۔ مثلاً آپ افسر ہوں۔ اور ایک مہم آپ کے سپرد ہو۔ جس کے سر کرنے کے لئے ایک ہزار آدمیوں کی ضرورت ہو۔ مگر آپ کے پاس سو آدمی ہوں۔ اور بیس آدمی ایسے ہوں۔ جو اپنے گھر میں اس ارادے کے ساتھ بیٹھے ہوں کہ ہم بھرتی نہیں ہوتے۔ اور اپنا نام فوج میں نہیں لکھواتے لیکن ہمیں یہ افسر صاحب جو حکم دینگے۔ ہم اس کو مان لینگے تو ان کے اس خیال سے وہ مہم فتح نہیں ہوسکتی۔ اور آپ ان سے کام نہیں لے سکتے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ فوج میں بھرتی ہوں۔ تاکہ ضرورت کے وقت آپ ان سے کام لے سکیں۔ اسی طرح بیعت کی ضرورت ہے۔ اگر ایک کو اجازت مل جائے کہ وہ بیعت نہ کرے۔ تو باقی یہ جو اسقدر بیٹھے ہیں۔ اور گھر بار چھوڑ کر آئے ہیں۔ انکو کیا ضرورت ہے کہ بیعت کریں۔ یہ بھی آرام سے اپنے گھروں میں بیٹھ سکتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد ان صاحب نے عرض کیا کہ بیعت لے لیجئے۔ فرمایا۔ ابھی ٹھیریں۔ پھر لینگے۔ چنانچہ دوسرے دن انھوں نے بیعت کرلی۔ ان کا نام چودھری عزیز اللہ صاحب (متعلم بی اے کلاس) ساکن لویریوالا ضلع گوجرانوالہ ہے ؂

(۱۴- اکتوبر ۱۹۲۳ء عصر)

ایک ہندو صاحب کی باریابی

حیدر آباد دکن سے چند نوجوان بغرض تعلیم آئے ہیں۔ اور ایک ہندو صاحب بھی بغرض زیارت وہاں سے قادیان آئے ہیں۔ وہ سرکاری ملازم ہیں۔ ان سے حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کو ادھر کوئی اور کام بھی تھا۔ انہوں نے عرض کیا۔ میں صرف قادیان ہی کو دیکھنے آیا ہوں۔ اور مجھے پنجاب میں کچھ کام نہ تھا۔

حیدر آباد کے ہندو

حضور نے ان سے پوچھا کہ آپ کے ملک میں کس دیوتا کی پوجا کی جاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ رام اور لکشمن کی۔ اور مندر بھی انہی کے نام پر بنائے جاتے ہیں۔

فرمایا کہ وہاں قومی لحاظ سے ہندوؤں کی آبادی کن اقوام پر مشتمل ہے۔ عرض کیا۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ شودر۔ زیادہ برہمن اور چھتری ہیں۔

فرمایا کہ اس علاقے میں کیا ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو مورتی پوجا نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا کہ اس بارے میں میری واقفیت بہت تھوڑی ہے۔ کیونکہ ابتدا ہی سے میں ملازمت وغیرہ کے کاروبار میں لگا رہا ہوں۔ ان باتوں کے معلوم کرنے کی طرف کبھی توجہ نہیں کی۔ البتہ میرے رشتہ دار سناتن دھرمی ہیں۔

(۱۵- اکتوبر ۱۹۲۳ء عصر)

ترکوں کے ساتھ ہماری ہمدردی

فرمایا جہاں تک انصاف کا دخل ہے ہم بھی ترکوں کی تائید کرتے ہیں اور انکو بادشاہ سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہ ہم ان کو خلیفہ بھی مان لیں یہ کوئی اجتہادی بات نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس نے متعدد مقامات پر ترکوں کی مذہبی خلافت سے انکار کیا ہے۔

قطع نظر اس کے ہم نے ترکوں کی تائید میں تین رسالے لکھے ہیں

آنریری قنصل جنرل فرانس کی چٹھی

مبلغ اسلام ماریشس کے نام

جناب حافظ صوفی غلام محمدؐ صاحب بی اے مبلغ اسلام کو ان کی اس چٹھی کے جواب میں جو انھوں نے پیرس میں تعمیر مسجد کی تجویز کے متعلق قنصل فرانس مقیم پورٹ لوئی ماریشس کی معرفت حکومت فرانس کو بھیجی تھی ۔ حسب ذیل خط لکھا :۔

مسلم انسٹیٹوٹ و مسجد پیرس ۔ فلورن ٹین سٹریٹ لوور ۳۰ ۔ ۸۸ ۔ پیرس ۔ ۲ جون ۱۹۲۳ء

مسیحانیب ۔ سید کدورین غبریط ۔ آنریری قنصل جنرل آف فرانس پریذیڈنٹ آف دی سوسائٹی آف ہابوس آف مقاجہائے مقدسہ اسلام ۔

آنریبل محمدؐ احمدی ۔ وزارت معاملات خارجیہ پیرس نے آپ کے خط کی ایک نقل مجھ کو ارسال کی ہے جس میں آپ نے حکومت جمہوریہ کا مسلمانان ماریشس کی طرف سے دلی شکریہ ادا کیا ہے ۔ جس نے پیرس میں مسجد بنانے میں اعانت کی ہے ۔ جو کہ بقول آپ کے فرنچ لوگوں کی اسلام پر عمدہ جذبات کی ایک دائمی یادگار رہیگی ۔

یہ مسجد اور اس کے ملحقات لائبریری ۔ مہمانخانہ ۔ حمام تو کہ پیرس کے عین وسط میں بنائے جائینگے ۔ حکومت فرانس کی اعانت اور مسلمانان عالم کے عطایا کے باعث وجود میں آئے ہیں ۔ جن مسلمانوں کی عزت بحال رکھنے کے لئے اس عمارت کے بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔

اگر مسلمانان ماریشس بھی اس کام میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہوں ۔ اور اپنے برادران افریقہ و ایشیا کے ساتھ ان اخراجات میں شامل ہونا چاہتے ہوں ۔ جو اس میں صرف ہونگے ۔ تو یہ سوسائٹی آپ کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتی ہے کہ اس بارہ میں چندہ کی فہرست اسلامی ممالک میں کھولی گئی ہے ۔ اور جمع شدہ رقوم پیرس کے حسب ذیل بنک میں جمع کرائی جائینگی ۔ کریڈٹ فونس اے و الجیری اے وی ٹیونیزی ۴۳ ۔ کامبون سٹریٹ ۔ پیرس

تریاق القلوب کب چھپی؟

مولوی محمد علی صاحب پر حجت ملزمہ

احباب کو یاد ہوگا ۔ کچھ عرصہ ہوا کہ امیر پیام نے ایک سلسلہ ٹریکٹوں کا بعنوان "اتمام حجت" شروع کیا تھا ۔ لیکن ان کا جواب شافی پاکر پھر اس طرف رخ نہیں کیا ۔ کیونکہ نہ ہی تو وہ ٹریکٹ اتمام حجت کرنے کے لئے شائع کئے گئے تھے ۔ اور نہ ہی ان سے حق طلبی مقصود تھی ۔ بلکہ مولوی صاحب نے نہایت ہوشیاری سے اپنی عمارت کو قائم رکھنے کے لئے اپنے ہوا خواہوں کی آنکھ میں خاک ڈالتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ گویا وہ حق پر ہیں ۔ اور انہیں حضرت احمدؑ کی جماعت سے نہایت ہی ہمدردی ہے ۔ لیکن اس کا لازمی نتیجہ مولوی صاحب کی باطنی حقیقت کا کھل جانا تھا ۔ جو آخر کھلی اور سب نے مشاہدہ کیا ۔

مولوی صاحب نے اپنے ٹریکٹ اتمام حجۃ نمبر ۳ میں اس شہادت کو رد کر دیا ۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بعض اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بارے میں حلفیہ پیش کی تھیں کہ در اصل تریاق القلوب ۵ نومبر ۱۹۰۱ء سے قبل کی تالیف ہے ۔ اور اس شہادت کو ناقابل توجہ قرار دیا ۔ لیکن میں مولوی صاحب پر اتمام حجۃ کرتے ہوئے انہیں ایک قابل توجہ شہادت بہم پہنچاتا ہوں ۔ یعنی خود حضرت مسیح موعودؑ کی شہادت ۔ تا مولوی صاحب کے لئے جائے اعتراض نہ ہے ۔

حضرت اقدس سیٹھ عبد الرحمن صاحب کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ۔

"اسجگہ ہر طرح سے خیریت ہے ۔ کتاب تریاق القلوب ابھی چھپ رہی ہے ۔ اور رسالہ مسیح ہندوستان میں بھی چھپ رہا ہے ۔ اور رسالہ ستارہ قیصریہ چھپ چکا ہے امید کہ آنمکرم کی خدمت میں پہنچ گیا ہوگا"

خاکسار میرزا غلام احمدؐ ستمبر ۱۸۹۹ء

پھر دوسرے خط میں انہی سیٹھ صاحب کو تحریر فرمایا :۔

"خدا تعالیٰ پر توکل کرکے ہر ایک کام درست ہو جاتا ہے ۔ سب خیریت ہے ۔ کتاب تریاق القلوب چھپ رہی ہے ۔ انشاء اللہ القدیر دو تین ہفتہ تک چھپ جائیگی باقی خیریت ہے ۔ والسلام"

خاکسار ۔ میرزا غلام احمدؐ ۔ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۹ء

مندرجہ بالا ہر دو خطوط حضرت اقدس کی زندگی مبارک میں ہی رسالہ تشحیذ مجریہ فروری و مارچ ۱۹۰۸ء میں شائع ہو گئے تھے ۔ اب کیا میں امید کروں کہ مولوی صاحب ان شہادتوں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے غلط عقیدہ کی اصلاح فرمائینگے ۔ اور کسی ایک گم کردہ راہ غیر مبائعین کو راہ راست پر لانے کا ثواب حاصل کرینگے ۔ جن کی گمراہی کے وہ ذمہ وار ہیں ۔ اسکے بعد اگر ضرورت ہوئی ۔ تو میں انشاء اللہ تریاق القلوب سے ہی تاریخ تالیف مولوی صاحب کو دکھا سکتا ہوں ۔ اور میرا ایمان ہے کہ ایسے فتنوں کے انسداد کے لئے الٰہی تصرف نے حضرت اقدس کی کتابوں کی تاریخ کتاب کے اندر درج کرا دی ہے ۔ فتدبر ۔

خاکسار عبد الحکیم احمدی ۔ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

فوجوں میں احمدی اخبارات کی روک ٹوک

بعض احمدی احباب کی طرف سے کبھی کبھی یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ احمدی اخبارات بھی فوجوں میں روک لئے جاتے ہیں ۔ ایسی شکایات پر ہم فوراً افسران متعلقہ کو لکھا کرتے ہیں ۔ اور وہ مہربانی فرماکر اخبارات احمدیہ کو جاری کر دیتے ہیں ۔ بالعموم فوجی حکام کی طرف سے ہمیں اس قسم کے معاملات میں مدد پہنچتی ہے ۔ اس لئے ہم محکمہ فوج برطانیہ کا عموماً اور کمانڈنگ افسر صاحب ۲۲ پنجابی پلٹن متعینہ شیخ عثمان (عدن) کا خصوصاً شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے احمدی اخبارات کو ہماری تحریک پر فوراً کھول دیا ۔ چنانچہ اخویم نواب دین صاحب کلرک کا ذیل کا خط بغرض اطلاع عام شائع کرتے ہیں ۔

آپ کی چٹھی نمبر ۲۹۶۶ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۳ء معہ نقل انگریزی چٹھی جو کہ ہمارے کمان افسر صاحب کے نام تھی ۔ ملی ۔ آپ کی مہربانیوں کا ازحد مشکور ہوں ۔ کمان افسر صاحب نے مہربانی سے اجازت دیدی ہے ۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ۔ جو ہماری غفلتوں اور لغزشوں

نظم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل :- السلام علیکم
مالابار والا مقدمہ ہمارے حق میں فیصلہ ہو جانے کی وجہ سے علاقہ مدراس میں آج کل عجیب انقلاب پیدا ہو رہا ہے لوگوں کا رویہ بدل رہا ہے ۔ مخالفین بھی اب ہمیں کافر کہنے سے جھجکتے ہیں ۔ اور اکثر لوگوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف توجہ ہو رہی ہے ۔ میاں حسن احمد صاحب قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ مدراس اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ میں مصروف ہیں ۔ انھوں نے جناب حکیم محمد سعید صاحب جودھ میلا پور کی ایک نظم ارسال فرمائی ہے ۔ جو درج کرنے کیلئے بھیجتا ہوں ۔ آپ شائع فرما دیں ۔ والسلام ۔ خاکسار رحیم بخش

کیونکر یقین نہ آئے ہمارے بیان پر

کیونکر یقین نہ آئے ہمارے بیان پر
دل میں ہمارے جو ہے وہی ہے زبان پر

دعویٰ وہ اپنا ایک بھی ثابت نہ کر سکے
ناقص دلائل ان کے ہوئے امتحان پر

کیوں عالم سکوت ہے کیوں ہو گئے ہو چپ
کیا لگ گئی ہے مہر خموشی دہان پر

باطل سے دبنے والے نہیں ہم کسی طرح
ہم کھیلتے ہیں حق کیلئے اپنی جان پر

ہیں مصطفےٰ ہمارے یقیں خاتم الرسل
مطعون ہمیں وہ کرتے ہیں ناحق گمان پر

اس شان و مرتبت کا نہ کوئی رسول ہے
ہم کیوں نہ اپنا سر دھریں اس آستان پر

مرجائینگے بڑھائیں نہ اُن سے مسیح کو
رکھدینگے صاف سر کو بھی تیغ و سنان پر

ثانی نہیں جو فخر رسل کا جہان پر
رہتا کوئی تو رہتے یہی آسمان پر

بھیجا ہے ہم میں حق نے جو اپنے مسیح کو
کیا رحمت خدا ہوئی ہندوستان پر

اہل حدیث آریہ عیسائیوں سے جنگ
کس کس کے حملے ہوتے ہیں اس پہلوان پر

اسلام کیسے نرغوں میں آکر پھنسا ہے آہ!!
کیا رحم آپ کو نہیں اس ناتوان پر

پبلک میں بحث کر لو تو قصہ تمام ہو
حاجت نہیں کہ جائیں کسی کے مکان پر

عیسیٰ کی جب حیات کو ثابت کروگے تم
ہم پانی پھیر دینگے تمہارے بیان پر

گر قادیاں کو بد کہے کوئی تو کیا ہوا
رحمت برستی رہتی ہے دارالامان پر

ہم اپنا کام کرکے دکھاتے ہیں خلق کو
تم شیخیاں بگھارو تو اپنے مکان پر

چودھر کے روبرو ہو مخالف کو کیوں فروغ
جب ہوش ان کے اڑتے ہیں اڑنے کی شان پر

سکرٹری تعلیم و تربیت کے متعلق اعلان

احباب کو معلوم ہوگا ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مجلس مشاورت میں اپنا منشاء ظاہر فرمایا تھا ۔ کہ جہاں جہاں احمدی جماعتیں ہیں وہاں اندرونی اصلاح کے لئے ایک ایسے شخص کو جو جماعت کی اصلاح کا کام کریگے سکرٹری تعلیم و تربیت مقرر کیا جائے ۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سوائے چند جگہوں کے باقی جماعتوں نے ابھی تک سکرٹری تعلیم و تربیت مقرر کرکے دفتر میں اطلاع نہیں دی ۔ احباب اس کی طرف خاص توجہ کریں ۔ اور بار بار اعلان کرانے کی تکلیف نہ دیں ۔

علاوہ ازیں جس جس جگہ سکرٹری تعلیم و تربیت مقرر بھی ہو چکے ہیں ۔ وہاں کی جماعت کی طرف سے سوائے لاہور ۔ اور فیروزپور ۔ دہلی یا کبھی کبھی جماعت سامانہ کے اور کسی جماعت کے سکرٹری کی طرف سے باضابطہ رپورٹ ہفتہ وار جیسا کہ حضرت صاحب کا منشا ہے ۔ دفتر میں نہیں آتی ۔ ہاں لاہور اور فیروزپور کی جماعت کے اخلاص اور کام کا میں شکریہ ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ جہاں نہایت محنت اور اخلاص سے درس قرآن کریم و دیگر جماعت میں اصلاح کا کام کیا جاتا ہے امید ہے کہ باقی تمام جماعتیں بھی لاہور اور فیروزپور کی طرح حضرت صاحب کے منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرینگی ۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں جوش پیدا کرے آمین

چوہدری فتح محمد سیال
ناظر تعلیم و تربیت

خوشخبری

عرق خضاب نمونہ شباب
کیلئے ہر بڑے و چھوٹے شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب ایجنٹ بننا چاہیں وہ فوراً قواعد ایجنسی طلب کریں
عمدہ موقعہ ہے
از ترنواٹی
۷۸۶
منیجر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
عرق خضاب نمونہ شباب
قبل ازیں جو آپ نے عرق خضاب استعمال کرنے کا دو شیشی روانہ کیا تھا وہ
نہایت پسند آیا۔ اسلئے دوبارہ لکھا جاتا ہے
کرم فرما کر نوازش چار عدد شیشی اور روانہ کریں
میرا پتہ یہ ہے :-
خاص ترنواٹی براستہ ایبٹ آباد۔ ہزارہ کاکول
غلام رسول
آخوند زادہ
OPEN
WONDERFUL
LIQUID
HAIR DYE
عرق خضاب
نمونہ شباب
قیمت
کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب
قادیان۔ گورداسپور
(صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر نمونہ منگالیں)
ملنے کا پتہ:۔ منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب۔ قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

وائسرائے بہادر چارج دے رہے ہیں شملہ ۔ ۱۵ اکتوبر۔ اخبار ٹریبیون کا نامہ نگار شملہ سے اطلاع دیتا ہے کہ لارڈ ریڈنگ کے مستعفی ہونے کی خبر زور پکڑتی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جناب وائسرائے وسط نومبر کے قریب بمبئی سے روانہ ہو جائینگے۔ نیا وائسرائے آنے تک لارڈ ولنگڈن ان کی جگہ کام کریں گے۔ آپ کے جانشینوں میں وائکونٹ ڈربی اور لارڈ گرے کا نام لیا جاتا ہے۔

نسلی اختلافات کمیٹی کی رپورٹ مسترد کلکتہ ۔ ۱۳ اکتوبر۔ نسلی اختلافات کمیٹی کی رپورٹ کا دفتر ہند نے کوئی خیال نہیں کیا۔ اس کی سفارشات کو لارڈ پیل سکرٹری آف سٹیٹ نے اس بنا پر مسترد کر دیا ہے۔ کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے۔ کہ جبکہ ملک ہندوستان اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے تیار ہو جائے۔ لارڈ پیل اس سسٹم کو منسوخ کر دینے کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔

بنارس یونیورسٹی کے چانسلر کا استعفےٰ بنارس ہندو یونیورسٹی میں مہاراجہ صاحب میسور نے چانسلری اور مہاراجہ صاحب گوالیار نے پرو وائس چانسلری سے استعفا دیدیا ہے ان کی جگہ مہاراجگان بردوان و بیکانیر نے ان عہدوں کو قبول کر لیا ہے۔

اکالیوں نے ٹرین روک لی ...سے اٹک کو منتقل کئے گئے تھے ان کی نقل مکانی کی خبر کسی طرح گوجر سنگھ کے سکھوں کو لگ گئی۔ انہوں نے سٹیشن گوجر خاں پر ان کی ٹرین کے پہنچنے پر ان کی خاطر تواضع کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے تحصیلدار صاحب سے کہا کہ ٹرین صرف دو چار منٹ کیلئے کھڑی کی جائے۔ تاکہ وہ اپنے بھائیوں کا دیدار کر سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ درخواست قبول نہ کی گئی۔ بہت سے اکالی ٹرین کے سامنے لیٹ گئے۔ اور وہاں سے ہٹنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اس طرح انہوں نے ٹرین کو تقریباً ½ گھنٹہ کھڑا رکھا۔ اکالیوں کی خوب تواضع کی۔

مسٹر بھرگری کا کونسل آف سٹیٹ سے استعفےٰ بمبئی ۔ ۱۶ اکتوبر۔ مسٹر جی ایم بھرگری۔ رکن کونسل آف سٹیٹ آجکل لندن میں ہیں۔ آپ نے حکومت برطانیہ کی موجودہ یونانی حکمت عملی کی وجہ سے استعفےٰ دیدیا ہے۔

مسٹر کیلکار کا کانگرس کی صدارت سے استعفےٰ پونہ ۔ ۱۷ اکتوبر۔ ترک موالات کے پروگرام میں کوئی تغیر نہ چاہنے والی پارٹی کے طرز عمل سے ناراض ہو کر مسٹر کیلکار صدر اور ۲۰ سے زائد ممبران ایگزیکٹو (انتظامی) کمیٹی نے استعفےٰ دیدیا ہے۔ اور ایک مطبوعہ خط میں ان کے غنڈے پن کی پرزور مذمت کی ہے۔

دس ہزار قیدیوں کیلئے جیل کا انتظام لاہور ۔ ۱۷ اکتوبر۔ حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ امرتسر میں سکھ خود بخود قید ہونے آ رہے ہیں۔ اس لئے ضلع اٹک میں ۸ ہزار قیدیوں کے لئے مزید انتظام کیا گیا ہے۔ اور انسپکٹر جنرل قید خانہ کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ بشرط ضرورت پانچ سے دس ہزار تک اور قیدیوں کی رہائش کا بندوبست کرے۔

جامع مسجد دہلی کیلئے شاہ کابل کا تحفہ سردار محمد حیدر خاں صاحب سفیر دولت خداداد افغانستان نے ایک عصا امام جامع مسجد دہلی کو پیش کیا اور تقریر کے دوران میں بیان فرمایا کہ اس عصا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو افغانستان کی ساختہ نہ ہو۔

وزیر اعظم کی تقریر اور ہندوستانی اخبارات شملہ ۔ ۱۶ اکتوبر۔ ابتک جو اخبارات موصول ہوئے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم کے خلاف ہی رائے زنی کی ہے مثلاً ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ مشرق قریب میں امن قائم رہنے اور فیصلہ کن نتائج وزیر اعظم کے زیر بار احسان نہیں۔ بلکہ نمائندگان برطانیہ مقیم قسطنطنیہ کی فراست اور ذکاوت اور معاملہ فہمی کا نتیجہ ہے۔

ہندو یونیورسٹی کیلئے دو لاکھ کا عطیہ بمبئی ۔ ۱۹ اکتوبر۔ سیٹھ سوراج ... کے بھتیجے ٹرکم داس اور تلسی داس نے بنارس ہندو یونیورسٹی کو اس غرض سے دو لاکھ روپیہ دیا ہے کہ اس سے اس یونیورسٹی میں کم از کم ایک سو طالب علموں کے لئے ہوسٹل تعمیر کیا جا سکے۔

مسٹر گاندھی کے مشاغل جیل کستوری بائی مسز گاندھی اور جمنا لال بجاج پچھلے ہفتہ مسٹر گاندھی سے جیل میں ملنے گئے۔ آج کل وہ تین گھنٹے روزانہ روئی دھنکتے ہیں۔ اور ایک گھنٹہ چرخہ چلاتے ہیں۔

لکھنؤ جیل میں فساد لکھنؤ ۔ ۱۷ اکتوبر۔ لکھنؤ کے ایک جیل میں کچھ فساد ہوا۔ جبکہ چند عدم تعاونی قیدیوں کو ایک دوسرے جیل کو منتقل کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے اس گاڑی میں جو ان کے لئے مہیا کی گئی تھی۔ سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ اور ان میں سے ایک نے جیلر پر حملہ کیا۔ جس پر جیلر نے اپنی چھڑی استعمال کی اور ایک قیدی کی کلائی پر چوٹ آئی۔

گورنر پنجاب لدھیانہ میں لدھیانہ ۔ ۱۸ اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے مع اپنی لیڈی کے کل عورتوں کے میڈیکل کالج کا معائنہ فرمایا۔ اور پرنسپل کو طلائی تمغہ قیصر ہند پیش کیا۔ ہز ایکسیلنسی کی خدمت میں میونسپلٹی کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جسکا آپ نے جواب دینے کے بعد میونسپل لائبریری اور ریڈنگ روم کا افتتاح فرمایا۔

معاہدہ عراق کی مخالفت دہلی ۔ ۱۸ اکتوبر۔ مرکزی خلافت کمیٹی نے آج کے جلسہ میں جدید معاہدہ عراق و برطانیہ کے متعلق یہ قرارداد منظور کی کہ مسلمانوں کے مذہبی نقطہ نظر سے یہ معاہدہ ناقابل قبول ہے اور موجودہ بے چینی اور ایجیٹیشن اسوقت تک جاری رہیگا جب تک جزیرۃ العرب غیر مسلم قبضہ سے پورے طور پر آزاد نہ ہو جائیگا۔

سکھ پنشنروں کی تیاریاں امرتسر ۔ ۱۸ اکتوبر۔ سکھ پنشنر اپنا ایک جتھہ تیار کر رہے ہیں۔ جو فوجی لباس میں گرو کا باغ کو کلہاڑی کاٹنے کی غرض سے جائیگا۔ اور اسطرح سے آپ کو گرفتار کرائیگا۔ اسوقت ۲۰ اشخاص کا جتھہ تیار ہوگیا ہے۔ جس نے کل گڑھ کے باغ میں ابتدائی پریڈ کی۔

غیر ممالک کی خبریں

وزیر اعظم کی تقریر ناکام رہی لنڈن ۱۴ ر اکتوبر۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ حکومت پر حال ہی میں جو اعتراضات کئے گئے۔ ان کے جواب دینے میں وزیر اعظم بالکل ناکام رہے۔ تقریر کے موضوع اور لب لہجہ پر اظہار مایوسی کیا جا رہا ہے۔

مسیو پوئنکارے وزیر اعظم فرانس کا مسٹر لائڈ جارج کو جواب دینے سے گریز لنڈن ۱۵ ر اکتوبر۔ پیرس میں مسٹر لائڈ جارج کی تقریر پر ... اخبار ٹمپس سخت حملہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ فضائے یورپ پر جو خوفناک اور پُر فتنہ خطرناک بادل چھا رہے ہیں۔ ان کے درمیان مسٹر لائڈ جارج برق خاطف بن کر چمکتے نظر آتے ہیں۔ مسیو پوئنکارے ... میں مسٹر لائڈ جارج کو دندان شکن جواب دونگا۔ اور جب حقیقت کے چہرہ سے پردہ اٹھا دیا جائیگا۔ تو تمام دنیا نقش حیرت بن جائے گی۔

انگلستان کا سیاسی مطلع لنڈن ۱۸ ر اکتوبر۔ لارڈ سالسبری نے چیمبرلین کی تقریر کا اور لارڈ گلیڈسٹون نے مسٹر لائڈ جارج کی تقریر کا جواب دیا ہے۔

ترک اپنے مطالبات پورے کروائینگے کمالی وزیر اعظم نے پارلیمنٹ سے باہر جلسہ عام میں اعلان کیا کہ احرار اس وقت تک اپنی اس جد و جہد کو جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ انکے مطالبات حرف بحرف پورے نہ ہو جائیں۔ اور وہ اپنے مطالبات کو پورا کروانے میں کسی طاقت سے نہیں دبیں گے۔

ترکوں کے متعلق نپولین کی رائے نپولین نے ایک مرتبہ ترکوں کے متعلق کہا تھا۔ ترک قتل کر دئے جا سکتے ہیں مگر ان کو مغلوب کرنا آسان نہیں۔ (جنرل ناولسٹ)

تھریس میں مسلمانوں کا قتل بمبئی ۱۳ ر اکتوبر۔ جلال الدین عارف بے کی طرف سے تار موصول ہوا ہے کہ تھریس اور مقدونیہ کے مسلمانوں پر شرمناک اور ناقابل بیان مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ بیچارے سخت سے سخت مصائب اور قتل عظیم کا شکار ہو رہے ہیں مسجدیں اور کتب مقدس تباہ کی جا رہی ہیں۔ اور ان کی سخت توہین اور بے ادبی کی جا رہی ہے۔ برطانوی فوجیں مسلم افواج کو دشمن کا تعاقب کرنے سے روک رہی ہیں۔

تھریس کا بہت سا حصہ خالی ہو گیا قسطنطنیہ ۱۷ ر اکتوبر۔ اتحادی ہیڈ کوارٹروں سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تھریس کا تخلیہ تجویز کے مطابق ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ کل تک دیزہ اور چولی تک کا علاقہ خالی ہو جائیگا۔ جس پر اتحادی فوجیں قابض ہونگی۔

تھریس کا آئندہ ترکی گورنر قسطنطنیہ میں تھریس کا نیا ترکی گورنر قسطنطنیہ میں آگیا ہے اور یہاں یونانیوں کے تخلیہ کے سلسلہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔

انور پاشا کی وفات لنڈن ۱۴ ر اکتوبر۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیم ریگا کا بیان ہے کہ اخبار پراودہ نے ایک عینی شاہد کا بیان شائع کیا ہے۔ انور پاشا مقتول ہو گئے ہیں۔ یہ واقعہ ہم راگست کا ہے۔ آپ کی جماعت گرفتار کر لی گئی۔ انور پاشا اپنی خاص مہروں اور خطوط وغیرہ سے پہچانے گئے۔

برطانوی پارلیمنٹ لنڈن ۱۷ ر اکتوبر۔ پارلیمنٹ کے لئے اس وقت ۲۰ عورتیں کھڑے ہونے کی امیدوار ہیں۔ آئندہ انتخاب کی تاریخ کا جس وقت اعلان ہوا۔ اس وقت امید ہے کہ اور بھی مقابلے کے لئے میدان میں نکل آئیں گی۔

برطانیہ کے قرضہ کی ادائیگی واشنگٹن ۲۰ ر اکتوبر۔ برطانیہ عظمیٰ نے اضلاع متحدہ امریکہ کو ۱۴ کروڑ پونڈ کی رقم ادا کی ہے۔ قرضہ جنگ کے سود کی یہ پہلی رقم ہے۔ جو کسی اتحادی نے مئی ۱۹۱۹ء سے امریکہ کو ادا کی ہے۔

صدارت جرمن کا امیدوار ہنڈنبرگ (برلن) ۱۳ ر اکتوبر۔ جرمن اخبار ریخسٹاگ لکھتا ہے۔ کہ قومی جماعت نے وان ہنڈنبرگ کو مجبور کیا ہے۔ کہ جمہوریت جرمنی کی صدارت کے لئے وہ بھی بطور امیدوار کھڑا ہو۔

نائب وزیر جنگ کا استعفیٰ لنڈن ۱۸ ر اکتوبر۔ مسٹر رابرٹ سینڈرز نائب وزیر جنگ نے برج واٹر کے ایک جلسہ میں اعلان کیا۔ کہ میں نے اپنا استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ میں آئندہ انتخاب میں قدامت پسند کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کرونگا۔

صلح کانفرنس فوراً منعقد ہو پیرس ۱۷ ر اکتوبر۔ موسیو فرینکلن بوئلان نے اخبارات کے نمایندوں سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مشرق ادنیٰ کی کانفرنس کے انعقاد میں تاخیر نہیں ہونی چاہئیے۔ غالباً کانفرنس کا افتتاح ۲ ر نومبر کو ہوگا۔

بولشویکوں کی فتح لنڈن ۱۶ ر اکتوبر۔ کئی ماہ سے ولا ڈیواسٹک کے ... علاقہ میں بولشویک اور مخالف بولشویک کے مابین سخت جد و جہد جاری تھی۔ اس کا نتیجہ آج بولشویک کی مکمل فتح ہوا۔ ولاڈیواسٹک پر قبضہ ہو گیا۔ ... دست بردار ہو گیا۔

ہر راتھنو کے قتل کا مقدمہ برلن ۱۵ ر اکتوبر۔ ہر راتھنو وزیر اعظم جرمن کے قتل کے مقدمہ میں ... کے لیفٹیننٹ ٹیشو کو پندرہ سال کی سزائے قید دی گئی ہے۔ شخص مذکور نے قاتل کی موٹر چلائی تھی۔ دوسرے لوگوں کی سزائیں دو ماہ سے لیکر آٹھ سال کی قیدیں ہیں۔

شاہ ایران کی سیاحت شاہ ایران پیرس پہنچ گئے ہیں۔

مسٹر لائڈ جارج کی تقریر کا جواب مسٹر کلائنز نے لیڈز میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جبکہ مسٹر لائڈ جارج مانچسٹر میں خوش ذائقہ اور پر تکلف دعوتیں اڑا رہے ہوں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئیے کہ تیس ہزار بیکار لوگ باہر کھڑے ہیں۔ اور انہیں چاہئیے کہ وہ مانچسٹر میں مکانوں کی دردناک حالت کا تذکرہ کر کے بتائے کہ مصر اور ہندوستان میں انکی حکمت عملی نے کپڑے کی صنعت کو کس قدر مہلک صدمہ پہنچایا جس کی اس قدر جلد اس قدر خوفناک بیکاری ملک میں پیدا ہو گئی ہے۔ لے کوئلہ کے متعلق بھی حکومت کی کمزور حکمت عملی پر چند الفاظ

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل کیلئے شائع ہوا)